قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان السحر و لشرک مقرونان
ترجمہ۔یعنی جادواورشرک دونوں ایک جیسے ہیں۔( تفسیر انوارالنجف جلد۲ص۵۲)

# جادو
# اوراسکے محرکات

مولف۔وقارحسین گوجر

برائے رابطہ:
ای میل۔gujjar110@gmail.com

## نذر عقیدت

حجۃ اللہ علی الخلق شریک القرآن سید الاولیاء امام انس والجان حضرت امام صاحب العصر والزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتا ہوں کہ ناچیز نے جو ٹوٹے پھوٹے الفاظ لکھے انکو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر اپنے محبین میں ناچیز کا نام بھی درج کرلیں تا کہ بوقت نزع ،قبر و روز محشر کام آ ئے۔

جاروب کش درِ ماتمیان

وقار حسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**و اتبعو ا ما تتلو ا لاشیٰطین علیٰ ملک سلیمان وما کفرو سلیمان و لکن الشیٰطین کفروا یعلمون السحر** ۔(البقرہ آیہ۱۰۲)

ترجمہ۔اوران باتوں کا اتباع کرنے لگے جوشیاطین حضرت سلیمانؑ کی سلطنت میں لوگوں کوسنایا کرتے تھے،حضرت سلیمانؑ کافرنہیں ہوئے بلکہ یہ شیاطین کافر تھے جولوگوں کوجادوسکھایا کرتے تھے۔

کتاب اصول کافی جلد۴ص ۱۲۸میں لکھاہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن پر مومن کونصیحت کرنا واجب ہے خواہ حاضر ہو یا غائب۔

الحمدللہ مملکت خداد پاکستان میں پچانوے فیصد مسلمان بستے ہیں اوران کی تعداد میں روز بروز اضافہ بھی ہوتا چلاآرہاہے مگرافسوس سے کہنا پڑرہاہے کہ جوں جوں زمانہ بہت تیزی سے ترقی کی منازل طے کررہا ہے فی زمانہ ہی ایک نہایت قبیح فعل کی طرف لوگ مائل ہورہے ہیں۔

ان سب سے سوال ہے جولوگ اس نہایت ہی گندہ پیشے سے وابستہ ہیں یا بل واسطہ یا بلاواسطہ ایسی قبیح حرکت کرتے ہیں کیاانہوں نے اللہ کو جان نہیں دینی؟

میرے اس مضمون کے سرورق سے ہی قارئین کواندازہ ہوگیاہوگا کہ احقر دارصل کہنا کیا چارہاہے، جادو اس وقت ہمارے معاشرے میں یوں رچ بس گیا ہے جیسے کہ یہ ایک فریضہ ہولوگ بلاجھک جادوگروں کی خدمات بھی حاصل کررہے ہیں اور بدلے میں ان کی خدمت بھی کررہے ہیں۔

مقصداس بات کاصرف یہ ہے کہ جس صاحب یا صاحبہ سے موصوف نفرت کرتے ہیں ان کو نیچادکھایا جائے،ان کوکسی بیماری میں مبتلا کروایا جائے،ان پرطرح طرح کی بندشیں کروائی جائے حتیٰ کہ انسان اتنابےرحم ہوجاتا ہے کہ اس کوقتل تک کروادیا جائے بذریعہ کالاعلم۔

۲

میرا پہلا سوال ایسے لوگوں سے ہے کہ یہ سب کر کے آپ کو مل کیا جائے گا؟ دوسرا سوال اگر کچھ مل بھی جائے تو قبر میں اپنے موالٰا کو کیا جواب دیں گے؟

جادو اور اس سے منسلک تمام حرام افعال ایسے سرایت کر چکے ہیں جیسے کہ وائرس ہو ایک قاتلِ خاموش کی طرح دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور افسوس اس بات کا ہے کہ کوئی بھی اس پر بات تک نہیں کرنا چارہا اور اگر کوئی اس کا شکار ہو گیا تو خواہ مخواہ دوسروں پہ شک کر کے دل میں بغض پالتا رہے گا یوں شیطان کا کام نہایت ہی آسان ہو جاتا ہے کہ دو افراد کے مابین خود کار نظام کے ذریعہ جدائی، کدورت و نفرت ڈال دی جائے۔ آیئے دیکھتے ہیں قرآن و حدیث اس پر کیا بیان کرتے ہیں

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

# جادو کرنے یا کروانے کی وجوہات

دراصل انسان چند روحانی امراض کا شکار ہو کر ہی جادو کرنے یا کروانے کا موجب بنتا ہے اور یوں کفر کی وادی میں پہلا قدم رکھ کر اس دلدل میں اتنا دھنس جاتا ہے کہ پھر واپسی کا رستہ دشوار ہو جاتا ہے۔

ہاں اگر ان امراض کا پہلے سے ہی روحانی تدارک کر لیا جائے تو پھر کفر کی جانب مائل ہونے سے انسان نہ صرف خود بچ جاتا ہے بلکہ اپنے چاہنے والوں کو بھی بچا لیتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ کونسے امراض ہیں کہ جن کے لگتے ساتھ ہی انسان میں جادو جیسی قبیح حرکت کرنے یا کروانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔

## حسد:

سب سے پہلی بیماری کا حملہ جو کہ کافی حد تک موذی اور شدید ہوتا ہے اس کو عرف عام میں حسد کہا جاتا ہے اس مرض کا شکار فرد ہر وقت جلن محسوس کرتا ہے اور یہی جلن اسکا اپنا خون تک جلاتی رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسکا حملہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ شاید باقی امراض کا حملہ نہ بھی ہو صرف اسی کے چنگل میں حضرت انسان پھنسے اور جادو وغیرہ کی کفریہ وادی میں اپنا پہلا قدم رکھ دیا۔ اس بیماری کے نقصانات سے کیسے بچا جائے اور اسکے نقصانات دراصل ہیں کیا فرامین معصومین علیہم السلام کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب امالی شیخ طوسی جلد ا ص ۳۰۷ میں حضرت علی ابن جعفرؑ نے اپنے بھائی حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہوئے انہوں نے اپنی جد اور یوں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپؐ نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: آگاہ ہو جاو گزشتہ امتوں کی بیماری تمہاری طرف سرایت کر رہی ہے اور وہ بیماری ہے حسد اس نے تمہارے بالوں کو ختم نہیں کرنا بلکہ اس نے تمہارے دین کو برباد کرنا ہے اور اس سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھے

اور اپنی زبان کو قابو میں رکھے اور اپنے مومن بھائی کے عیبوں کو بیان کرنے والا نہ بنے۔
کتاب میزان الحکمۃ جلد۲ص ۲۱۷ میں لکھا ہے کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حاسد خدا کی عطاوں اور نعمتوں پر ناراض رہتا ہے جو خدا نے لوگوں میں تقسیم کی ہیں۔
نوٹ۔ قارئین کرام اس بات کی زندہ مثال آپ کو اردگرد ماحول میں بکثرت مل جائے گی، کسی بھی انسان کو اچھا کاروبار نصیب ہوا تو اسکی چاہت کا دعویٰ کرنے والے حسد میں صف اول میں کھڑے ہونگے ،اچھا گھر ،گاڑی ،روزگار ،رشتہ ،شادی وغیرہ غرض کوئی بھی دنیاوی نعمت ملے حاسدین کا ایک انبار کھڑا اس تاک میں رہتا ہے کہ کب عطائے خداوندی پر وہ اپنا دل ہلکان کرے جو اللہ نے دوسرے لوگوں کو عطا کی ۔حتیٰ کہ دنیاوی نعمت تو درکنار کوئی دینی نعمت سے بہرہ مند ہو جائے جیسے کہ مولا کی خوشنودی کیلئے کوئی نیک عمل انجام دے دیا جائے تو بھی یہی حالات نظر آئیں گے۔
آگے لکھا ہے کہ حضرت مولائے کائنات امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا حسد روح کی قید، شیطان کا براجال، بدترین بیماری اور عذاب ہے۔ یہ غموں کا بوجھ ،تمام ذلتوں کا سرچشمہ، مارڈالنے والی بیماری مصیبتوں کو لانے والی چیز ہے جس کا پھل دنیا وآخرت کی بدبختی ہے۔
اسی طرح آگے لکھا ہے کہ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا حاسد سے کبھی بھلائی یا فائدے کی توقع نہ رکھنا۔
اصول کافی جلد۴ص ۲۵۴ میں لکھا ہے کہ حضرت ابوعبداللہؑ نے حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے ( جو احتیاج خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو ) اور قریب ہے کہ حسد قضا وقدر کو قوی کردے یعنی محسود (یعنی جس سے حسد کیا جارہا ہو ) کی نعمت زیادہ ہو۔
نوٹ ۔قارئین کرام کم از کم فرمان معصومؑ سے یہ بات تو واضح ہوگئی کہ حسد نہ صرف گناہ ہے حاسد خود ہی

اپنی آگ میں جلتا ہے اور محسود کی جس وجہ سے وہ حسد کر رہا ہے اللہ اسکی وہی نعمت بھی بڑھادے گا۔
آگے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے کہ آگ لکڑی کو۔

پھر آگے ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا حسد سے بچو یہ کفر کی اصل بنیاد ہے۔

نوٹ۔ بے شک مولا پاکؑ کے فرمان پاک کے سچ ہونے کی زندہ دلیل جادو ہے آپ خود ملاحظہ فرمالیں کہ حاسد جب دل میں جلتا بھنتا رہتا ہے تو اسکا اگر کوئی اور بس نہ چل رہا ہو وہ فوراً سے پہلے جادو کا سہارا لے گا اور یوں کفر کی وادی میں اسکا پہلا قدم ہوگا۔ اور مولا پاک نے نہایت ہی اختصار سے کام لیتے ہوئے یوں تفصیلا بیان فرمادیا کہ حسد کفر کی بنیاد ہے جیسے کہ سمندر کو کوزہ میں بند کردیا گیا ہو۔ اس فرما عالیشان کو اگر غور سے بار بار پڑھا جائے تو بہت سی امثال ابھی آپ کے ذہن میں نمودار ہونا شروع ہو جائیں گی۔ لحاظہٰ جادو کا پہلا بد اثر حسد اور کفر ہوا۔

حسد سے بچا جائے اور اسکا فائدہ کیا ہوگا آگے اسی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگوں کو اللہ کی عطاوں سے حسد نہیں کرتا وہ اللہ کے عرش کے سائے میں رہتا ہے۔
نوٹ۔ مولا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے عرش کے سائے میں اب یہ بات تفصیل مانگتی ہے اگر ہم اس بات کی مزید تفصیل کرنا شروع کردیں تو موضوع سے ہٹ جائیں گے لحاظہٰ اس بات پر اکتفا کرلیا جائے کہ حسد سے بچ کر ایک انسان عطائے ورحمت خداوندی کی موجوں کی زد میں آکر بے بہا نیکیاں کما سکتا ہے۔ جس میں دینی اور دنیاوی نعمات کی کوئی قید نہیں۔

اس روحانی مرض کے بعد دوسرا مرض ہے تکبر یعنی کہ دوسروں کو خود سے کمتر سمجھنا اور جب آپ کسی کو کمتر سمجھ رہے ہوں اور اس پر نعمات خداوندی کا نزول ہو چکا ہے کسی بھی رنگ میں ہو تو رگِ کبر پھڑک اٹھتی ہے کہ بھئی یہ کیا ہوا بڑائی کا دعویٰ تو موصوف فرما رہے تھے اور کمتر ان سے بڑھ گیا۔ بس پھر اس مرض کے آتے ہی دوسرا وائرس جو جلدی سے اپنا اثر دکھانا شروع کرتا ہے وہ ہے حسد اور یہ دونوں بیماریاں جب انسان کو لگ جاتی ہیں تو انکی منزل بھی بعض اوقات جادو ہی ہوتی ہے۔

تکبر کے بارے میں کیا کیا فرامین معصومؑ ہے آیئے ملاحظہ کرتے ہیں:

## تکبر:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کم سے کم الحاد کیا ہے؟ فرمایا اسکا پست درجہ تکبر ہے۔ (اصول کافی جلد ۴ ص ۲۵۷)۔

اسی طرح آگے لکھا ہے کہ حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کبر اللہ کی ردا ہے متکبر خود اپنے اس بارے میں اللہ سے نزاع کرتا ہے۔

یعنی تکبر ایسا گناہ عظیم ہے کہ جو سیدھا اللہ سے لڑائی کرنے کے مترادف ہے، مگر ہمارے معاشرہ میں اس بات کو بہت آسان لیا جاتا ہے۔ بلکہ کوئی بھی متکبر ذرا سا بھی نہیں کتراتا۔ اب جادو سے اس گناہ کا تھوڑا سا رابطہ کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص اس گناہ میں مبتلا ہو تو جب بھی کوئی کمتر سمجھا جانے والا شخص کوئی اعلیٰ فعل سرانجام دے تو فورا متکبر کو یہ بات ناگوار گزرے گی کیونکہ وہ پہلے سے ہی اس گناہ میں کچھ اس طرح غرق ہو چکا ہوتا ہے کہ اس کو آس پاس کچھ بھی نظر نہیں آ رہا ہوتا حتیٰ کہ بعض اوقات اپنے عزیز رشتہ دار، بہن بھائی وغیرہ تک بھی اس کو نظر نہیں آتے۔ اسی لئے سرکار محمدؐ و آل محمد نے ایسے گناہ کو اللہ کے ساتھ نزاع کرنا قرار دیا ہے۔

اسی طرح اگر آقائے خمینی کی کتاب چہل حدیث کا مطالعہ کریں تو اس کے صفحہ ۱۲۹ پر تکبر کے اسباب کچھ یوں لکھے ہیں کہ تکبر کے دیگر اسباب یہ ہیں کہ اول۔چھوٹے دماغ کا ہونا۔دوم۔قابلیت وصلاحیت کا فقدان ہونا۔سوم، پس فطرتی اور چہارم کم حوصلگی یہ اسباب بھی تکبر کا سبب بن جایا کرتے ہیں مختصر یہ کہ جب آدمی کم ظرف ہوتا ہے تو اپنے اندر ایک کمال دیکھنے کے ساتھ ہی یا ایک امتیاز کا مشاہدہ کرتے ہی اس کو یہ گمان گزرتا ہے کہ اب وہ بھی مقام ومرتبہ کا مالک ہو گیا ہے۔

## خود پسندی:

تکبر سے ملتا جلتا اور خوش فہمی کے بہت قریب ایک فعل جو اکثر دیکھنے میں آتا ہے وہ ہے خود پسندی۔مثلا میں آسان کرتا چلوں کہ ایک شخص مثال کے طور پر کوئی نیک دینی فریضہ سرانجام دے رہا ہے تن من دھن لگائے جا رہا ہے تا کہ خوشنودی آل محمدؐ عطا ہو مگر ساتھ اس خوش فہمی میں جی رہا ہے کہ مجھے تو کوئی مصیبت نہیں آسکتی، میرا ہر کام بالکل صحیح احسن طریقے سے انجام پذیر ہوگا، میری جوڈیمانڈ ہوگی اسکو تو مولاؑ ضرور قبول فرمائیں گے اور جیسے ہی ذرا سا جھٹکا لگا تو لگے اول فول بکنے کہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا، کیا میں عزادار نہ تھا کہ نمازی نہ تھا وغیرہ یہ تھی مختصراً آسان تفسیر لفظ خود پسندی کی۔

خود پسندی میں مبتلا شخص کیسے جادو ٹونہ کی طرف راغب ہوگا اسکی زندہ مثال جب بھی کوئی ایسا شخص جو اس سے بڑھ کر کوئی کام سرانجام دے تو خود پسند کے دماغ میں ایک خود کار نظام موثر ہو جائے گا اور ساتھ ہی حسد وتکبر کے جراثیم پروان چڑھنا شروع ہو جائیں گے اور وہ بھی آخر کار اس برائی کا سہارا لیکر مخالف کو ناکوں چنے بوانے کیلئے میدان گمراہی میں داخل ہو جائے گا۔

خود پسندی کے بارے معصومین علیہم السلام کیا فرماتے ہیں ملاحظہ کرتے ہیں۔

اصول کافی جلد ۴ ص ۲۶۲ میں لکھا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس کے اندر خود پسندی

داخل ہوگئی وہ ہلاک ہوگیا۔

اسی طرح آگے لکھا ہے کہ باب الحوائج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے عجب یعنی خود پسندی کے بارے میں پوچھا جس سے عمل فاسد ہو جاتا ہے۔ فرمایا عُجب کے درجات ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے برے عمل کو اچھا سمجھے اور مغرور ہو کر یہ گمان کرے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے دوسرے عبادت کا اپنے رب پر احسان رکھے حالانکہ اللہ کا احسان اس پر ہے۔

کتاب چہل حدیث ص ۹۳ میں اسی حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ علمائے کرام کے نزدیک عُجب کا مطلب اپنے اچھے عمل کو بڑا سمجھنا اور زیادہ خیال کرنا اور اس پر خوش و مسرور ہونا اور اس عمل پر ناز کرنا اور اپنے آپ کو حد تقصیر سے خارج سمجھنا (یعنی کہ خود سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوسکتی)۔ لیکن اپنے عمل پر خوش ہونا اور اللہ سے تواضع و فروتنی اور اس توفیق پر شکر گزار ہونا عُجب نہیں بلکہ ممدوح ہے۔

محدث عظیم علامہ مجلسی خود بزرگ شیخ اجل بہالدین عاملی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ بیشک اعمال صالحہ (عزداری، نماز، روزہ وغیرہ) کرنے والے حضرات کے دل میں ان اعمال سے ایک مسرت و سرور پیدا ہوتا ہے کہ اس سے یہ اعمال سرزد ہوئے اور اسی کے ساتھ وہ ان کی کمیوں اور نقائص کی طرف سے بھی خوفزدہ ہو کہ کہیں یہ نعمت مجھ سے چھن نہ لی جائے۔

اصول کافی جلد۴ ص ۲۶۴ میں لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایک شخص کام کرتا ہے درآنحالیکہ وہ خوفزدہ ہے پھر ایک نیک کام کرتا ہے جس سے اس میں خود پسندی پیدا ہو جاتی ہے ،حضرت نے فرمایا اسکی پہلی خوف کی حالت اس خود پسندی سے بہتر ہے۔

مولا پاکؑ نے کوزے میں سمندر بند کر دیا ہے سمجھنے والے کیلئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے کہ ہر حال میں ڈرتے رہو۔ اسی میں نجات ہے ورنہ انجام سوائے ندامت کچھ نہیں۔

یوں ایک لمبی فہرست بن جاتی ہے ان سب بیماریوں کی جو کہ آخر میں جا کر جادو جیسے مہلک مرض کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ قارئین کرام جادو ایسا قبیح اور ناپسندیدہ عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے پاک نبی کریمؐ نے اس سے نفرت و بیزاری کا اظہار کیا۔

گناہان کبیرہ میں بھی ایک جادو بھی شمار کیا جاتا ہے اور گناہ کبیرہ سیدھا جہنم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

کتاب من لا یحضر الفقیہ جلد۳ ص۳۵۴ حدیث ۴۹۳۲ میں لکھا ہے کہ

حضرت شاہ عبدالعظیم حسنی علیہ السلام نے ابی جعفر محمد بن امام علی الرضا علیہ السلام انہون نے نے والی خراسان مولا غریب طوس امام علی رضا علیہ السلام اور پھر انہوں نے اپنی جد پاکؑ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی (جس میں گناہان کبیرہ کی مکمل تفصیل بتلائی گئی ہم اختصار کے ساتھ فقط اپنے موضوع پر لکھیں گے)۔

۱۔ اللہ کے ساتھ شرک۔ ۲۔ اللہ کی رحمت سے مایوسی۔ ۳۔ اللہ کے داو سے نڈر رہونا۔ ۴۔ حقوق والدین سے کوتاہی۔ ۵۔ کسی نفس کا ناحق قتل کرنا۔ ۶۔ کسی پاک دامن پر تہمت لگانا۔ ۷۔ یتیم کا مال کھانا۔

۸۔ جنگ سے فرار کرنا۔ ۹۔ سود خوری۔ ۱۰۔ اور سحر (یعنی جادو) اس لئے کہ سورہ بقرہ ۱۰۲ میں اللہ ارشاد فرماتا ہے باوجود یقیناً جان چکے تھے کہ جو شخص ان برائیوں کا خریدار ہوا وہ آخرت میں بے نصیب ہے۔

۱۱۔ زنا۔ ۱۲۔ عمدا کھائی جانے والی جھوٹی قسم۔ ۱۳۔ خیانت۔ ۱۴۔ زکوٰۃ مفروضہ کا انکاری۔

۱۵۔ جھوٹی گواہی اور گواہی چھپانا۔ ۱۶۔ شراب نوشی۔ ۱۷۔ عمداً نماز کا ترک کرنا۔ ۱۸۔ عہد شکنی وعدہ خلافی۔ ۱۹۔ قطع رحم۔ یہاں پر مولا نے ہر گناہ کے بیان کرنے کے ساتھ استدلال آیہ مجیدہ کے ساتھ پیش کیا ہمارا چونکہ موضوع جادو ہے اسلئے اس پر مولاؑ کی طرف سے پیش کی جانے والی آیت ہی سرنامہ کلام بنائی گئی کہ سورہ بقرہ کی ۱۰۲ آیہ مجیدہ ہی جادو کرنے اور کروانے والے کا بطلان پیش کرتی ہے بلکہ سخت

عذاب کی وعید بھی سناتی ہے۔

اب ایک اور اہم مسئلہ کی طرف ہم نشاندہی کر کے آیہ مجیدہ کی تفسیر پر غور کریں گے کہ اگر علامہ حسین بخش جاڑا صاحب کی تفسیر انوار النجف میں اسی آیہ کی ذیل میں تفسیر دیکھیں تو علامہ صاحب نے تفسیر لکھنے کے بعد علمائے شیعہ امامیہ کی جانب سے ایک فتویٰ بھی لکھا کہ جادوگر کی سزا قتل ہے کوئی بھی جادو کرے وہ واجب القتل ہے۔ بالکل اسی بات کو اگر حدیث کی رو سے دیکھا جائے تو

کتاب من لا یحضر الفقیہ جلد۳ ص۳۵۹ حدیث ۴۹۳۸ میں سکونی روایت کرتا ہے مولا امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ مولا و آقا سرودو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان ساحر جادوگر کو قتل کر دیا جائے گا اور کافر ساحر جادوگر کو قتل نہیں کیا جائے گا عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ کفار کے ساحر کو کیوں قتل نہیں کیا جائے گا آپؐ نے فرمایا کیونکہ شرک سحر سے بڑی چیز ہے اور سحر اور شرک دونوں قریب قریب ہیں۔

اسی طرح آگے آیہ مجیدہ کی تفسیر بیان کی جا رہی ہے کہ سحر سراسر باطل ہے چاہے کرنے والا مسلمان ہے یا کافر یہ سراسر ہی کفر ہے۔

# کیا جادو صریح گمراهی و کفر هے؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے **و اتبعو ا ما تتلو ا لاشیٰطین علیٰ ملک سلیمان و ما کفرو سلیمان و لکن الشیٰطین کفروا یعلمون السحر** ۔(البقرہ آیہ۱۰۲)

ترجمہ۔اوران باتوں کا اتباع کرنے لگے جوشیاطین حضرت سلیمانؑ کی سلطنت میں لوگوں کوسنایا کرتے تھے،حضرت سلیمانؑ کافرنہیں ہوئے بلکہ یہ شیاطین کافر تھے جولوگوں کو جادوسکھایا کرتے تھے۔

اس آیہ مجیدہ کی تفسیر کرنے سے پہلے اگر ہوش وحواس سے انسان خوداس آیہ پاک کی تلاوت کرلےتو ساری بات اس کوسمجھ آجائے گی کہ جادوسراسرکفر ہے۔اورکفر گمراہی کی وادی اور جہنم میں جانے کی دلیل ہے کہ جس کا مزہ قبر میں عذاب الٰہی کی صورت میں خوب ملے گا۔

## جادو کی ابتداء و موجد:

کتاب تفسیر صافی جلد اص ۲۴۹ میں بحوالہ تفسیر قمی وتفسیر عیاشی لکھا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا انتقال ہوگیا تو ابلیس نے جادوایجاد کیا اور پھر اسے ایک کتاب میں تحریر کرڈالا اور لپیٹ کراسکی پشت پرتحریر کیا کہ یہ علم کا وہ ذخیرہ وخزانہ ہے جسے آصف بن برخیا نے سلیمان بن داود کی حکومت کیلئے وضع کیا جوشخص یہ اور یہ چاہتا ہووہ ایسا عمل کرے۔پھراس کتاب کوشیطان نے تخت کے نیچے دفن کردیا اورانہیں اس کتاب کو پڑھنے کا کا مشورہ دیا کافروں نے کتاب کوپڑھ کرکہا حضرت سلیمان نے اس علم کوپڑھ کرہم پرغلبہ حاصل کیا۔مومنین نے کہانہیں ایسانہیں ہے بلکہ وہ اللہ کے عبداوراس کے پیغمبر تھے اللہ تعالیٰ نے اسی بات کوقرآن میں بیان کیاو **اتبعو ا ما تتلو ا لاشیٰطین علیٰ ملک سلیمان** ۔یعنی جادو کی تعلیم۔

نوٹ۔بالکل یہی روایت اہلسنت والجماعت کے جلیل القدر علامہ سیوطی نے اپنی کتاب

تفسیر در منثور جلد ا ص ۲۵۹ میں بحوالہ امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ بروایت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کیا لحاظہ متن دوبارہ لکھنے کی بجائے مکمل حوالہ لکھ دیا گیا ہے۔

## کیا جادو کرنا اور کروانا کفر ھے؟

جواب جی ہاں۔ اس بات کی زندہ دلیل یہی آیہ مجیدہ ہے اور حدیث معصومؑ بھی اسی بات کی گواہی دیتی ہے کتاب عیون اخبار الرضاؑ جلد ا باب ۲۷ ص ۴۶۶ میں لکھا ہے کہ بحذف اسناد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے قرآن کی اس آیہ کی تفسیر کچھ یوں فرمائی

**و اتبعوا ما تتلوا الشیٰطین علیٰ ملک سلیمان و ما کفرو سلیمان** یعنی کافر شیاطین نے لوگوں میں یہ مشہور کیا تھا کہ حضرت سلیمانؑ جادوگر تھے اور زچہ جات کی وجہ سے حکومت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے تھے اور انکا عظیم ملک جادو کا مرہون تھا۔ اور اگر ہم بھی وہی جادو شروع کر دیں تو دولت وحکومت حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ نے ان کی تردید کی **و ما کفرو سلیمان** یعنی حضرت سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا۔ یعنی وہ جادوگر و ساحر ہرگز نہ تھے کیونکہ ساحر کافر ہوتے ہیں۔

نوٹ۔ اس بات کے بعد دو مستند دلائل یعنی قرآن وحدیث سے ہم کو مل جاتے ہیں کہ جادو کرنا گویا کفر کرنا ہے۔ قرآن نے واضح اور روشن دلائل کے ساتھ ہر کسی پہ ۱۴۰۰ سال پہلے یہ بیان کر دیا کہ لوگو جان لو جادو کفر ہے کرنے والا کافر ہے اور یقیناً کافر جہنمی ہے لحاظہ جب تک سانس باقی ہے توبہ کی گنجائش باقی ہے ورنہ سانس کی تار ٹوٹ جانے کے بعد کسی کے پاس مہلت نہیں رہے گی۔

اسی طرح اہل سنت کی تفسیر در منثور جلد ا ص ۲۷۶ میں لکھا ہے کہ

علامہ سیوطی بحوالہ امام البز ا اور حاکم روایت کرتے ہیں بحوالہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہ جو کسی کاہن یا جادوگر کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا نکار کیا اور جو کچھ ان پر اتارا گیا اس کا انکار کیا۔
اسی طرح آگے بحوالہ امام عبدالرزاق نے صفوان بن مسلم سے روایت کیا حضرت نبی کریمؐ فرماتے ہیں جس نے تھوڑا یا زیادہ جادو سیکھا تو اللہ کی طرف سے یہ اس کا آخری عہد ہوگا۔
اہل سنت کی معروف تفسیر مظہری جلد ا ص ۱۴۴ میں بھی اس آیہ کہ تفسیر کچھ یوں درج ہے۔
حضرت سلیمان علیہ السلام نے سحر نہیں کیا ،سحر کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے اور نبی کفر سے معصوم ہوتا ہے۔
آگے لکھتے ہیں کہ علامہ بغوی کے نزدیک سحر کا وجود اہل سنت کے نزدیک حق ہے مگر اس پر عمل کرنا کفر ہے۔آگے صاحب تفسیر قاضی ثنا اللہ پانی پتی لکھتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے جادو کو کفر سے تعبیر کیا اوران آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جادو کے کل یا اکثر الفاظ واعمال کفر ہیں اور شرائط ایمان کے بالکل مخالف ہیں اور شیطان آدمی سے تب ہی راضی ہوتا ہے جب وہ کفر کرے۔
شیعہ مذہب کے معروف عالم حسین بخش جاڑا صاحب اپنی تفسیر انوار النجف جلد۲ ص ۱۵۲ میں اسی آیہ کی تفسیر بیان کرکے ایک نوٹ تحریر کرتے ہیں کہ علمائے شیعہ نے تسخیر جنات یا ملائکہ ،تسخیر ہمزاد ،عمل مسمریزم ،عمل کہانت ،تسخیر ارواح اور شعبدہ بازی اور ایسے منتر جن کا معنی ومفہوم سمجھ میں نہ آئے ان سب کو بھی جادو کی اقسام سے تعبیر کیا اور انکا ارتکاب گناہ کبیرہ ہے جو ان کو جائز قرار دے اس پر کفر کا فتوی عائد کیا ہے۔
کتاب تفسیر صافی والی روایت علامہ صاحب نے بھی نقل کی۔اور ساتھ یہ اضافہ کیا کہ بحوالہ کتاب وافی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک سحر اور شرک دونوں ایک جیسے ہیں۔
نوٹ۔پاک نبی کریمؐ کا فرمان عالیشان کہ جادو اور شرک برابر ہیں تو یہ آپ سب بخوبی جانتے ہیں کہ شرک ایسا گناہ کبیرہ ہے جس کی کوئی معافی نہیں۔

## ہمارے مولا کیا فرماتے ہیں؟:

ہم مولا علی علیہ السلام کے نام لیوا ہیں مگر مولا پاکؑ نے کیا فرمایا کیا کبھی کسی نے اس پر بھی غور کیا۔

کتاب تفسیر امام حسن عسکریؑ (اردو ترجمہ آثار حیدری) ص ۱۷۶ میں لکھا ہے کہ مولائے متقیان علیہ السلام نے فرمایا اے ہمارے شیعو! اللہ سے ڈرو اور آتش جہنم کا ایندھن بننے سے بچو اور کافر نہ بنو اور اپنے مومن بھائیوں پر ظلم نہ کرو تا کہ اس آگ سے محفوظ رہو اور جو کوئی اپنے مومن بھائی پر جو ہم سے دوستی کرنے میں اس کا شریک ہے ظلم کریگا اللہ اسکو آتش جہنم میں ڈالے گا اور بھاری بھاری بیڑیاں اور طوق اس کو پہنائے گا اور ہماری شفاعت کے بغیر اس سے نجات پائیگا اور ہم ہرگز اللہ سے اسکی شفاعت نہ کرینگے جب تک وہی اسکا مومن بھائی اسکی شفاعت نہ کریگا اگر وہ اسکی خطا معاف کردے گا تو پھر ہم بے شک ہم اسکی شفاعت کرینگے ورنہ ایک عرصہ دراز تک وہ عذاب میں مبتلا رہے گا۔

مومن کے مومن پر سات حقوق واجب ہیں:

کتاب امالی شیخ طوسی جلد اص ۲۵۱ میں لکھا ہے کہ معلّی بن خنیسؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا اے فرزند رسولؐ یہ فرمائیں کہ ایک مومن کا اپنے دوسرے مومن بھائی پر کیا حق واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ایک مومن پر دوسرے مومن بھائی کے سات حقوق واجب ہیں اور ان حقوق میں سے کوئی بھی ایسا حق نہیں جو کہ اسے پورا نہ کیا جائے اور اسکے خلاف کرنیوالا اللہ کی ولایت سے خارج ہو جائے گا اور اللہ کی اطاعت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا اور بارگاہ خداوندی میں اس کیلئے کوئی اجر وثواب نہیں۔

میں نے عرض کیا: فرمائیں وہ حقوق کونسے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے معلیٰ !تم پر افسوس ہے تم پر مہربان ہوں میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم ان حقوق کو ضائع کردو اور انکی حفاظت نہ کرسکو اور انکی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان پر عمل نہ کر پاو۔

معلیٰ بیان کرتے ہیں۔ میں نے خدمت امام علیہ السلام میں فرمایا: مولاؑ ! اللہ کی طاقت وقدرت کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور وہ اللہ علی العظیم ہے اور اسکی طاقت وقدرت اگر شامل حال ہوگئی تو میں عمل یعنی ان حقوق کی ادائیگی کرونگا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

☆ ان حقوق میں سے سب سے آسان حق یہ ہے کہ ایک مومن اپنے دوسرے مومن بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جس کو اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ اس کے لئے بھی نہ پسند کرے۔

☆ دوسرا حق یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی کی حاجت روائی کیلیئے کوشش کرے اور اس کو خوش کرے اور اس کی بات کی مخالفت نہ کرے۔

☆ تیسرا حق یہ کہ اپنی جان، مال، پاوں اور زبان کے ذریعے اسکے ساتھ رہے۔

☆ چوتھا حق یہ کہ اپنے مومن بھائی کی آنکھ بن جائے اسکی دلیل بن جائے اس کیلیئے آئینہ بن جائے اور اس کیلیئے قمیص بن جائے یعنی اسکے عیبوں پر پردہ پوشی کرے۔

☆ پانچواں حق یہ کہ اگر وہ بھوکا ہے تو تم پھر پیٹ بھر کر نہ کھاو اور وہ بے لباس ہے تو تم بھی لباس زیب تن نہ کرو اور وہ پیاسا ہے تو خود سیراب نہ ہو۔

☆ چھٹا حق یہ ہے کہ اگر تمہاری بیوی بھی ہو اور نوکر بھی ہو اور تمہارے مومن بھائی کے پاس نہ بیوی ہو اور نہ نوکر تو پھر تم اپنا نوکر اسکی خدمت میں روانہ کرو تا کہ وہ نوکر اس کیلیئے کھانا پکائے اسکے کپڑے دھوئے اور

اوراس کیلئے بستر بچائے۔

☆ساتواں حق یہ ہے کہ اگر وہ قسم اٹھائے تو اس قسم سے برات دلوائے (یعنی کفارہ ادا کرو) وہ دعوت دے تو اس کو قبول کرو، اگر وہ مر جائے تو اسکے جنازہ میں شمولیت کرو، اگر بیمار ہے تو اس کی تیمار داری کرو اور خود بہ نفس نفیس اسکی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ضرورت مند ہے تو انتظار نہ کرو کہ وہ تم سے سوال کرے اور پھر تم اسکی ضرورت کو پورا کرو نہیں اسکے سوال کے بغیر اسکی ضرورت کو پورا کرو۔

پس جب تم اپنے مومن بھائی کے ان حقوق کی حفاظت کی ہے تو اطمینان رکھو تم نے اپنی ولایت اور دوستی کو اسکی دوستی سے ملا دیا ہے اور اسکی دوستی کو اللہ کی دوستی سے ملا دیا ہے۔

حرف آخر:

قارئین کرام درج بالا گزارشات لکھنے کا مقصد فقط ایک ایسے حساس موضوع کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا کہ جس کے بارے میں ہم اپنے کسی رازدان سے تو بات کرلیں گے مگر سر عام کم از کم میں نے جادو کی مذمت کرتے کسی کو نہیں سنا۔ جب اللہ کی کتاب رسولؐ و آل رسولؑ کا فرمان عالی شان اس کی تردید کھلے لفظوں میں کر رہے ہیں کیوں نہ ہم بھی اسکی کھلم کھلا مذمت کریں؟ یہ ایسا قبیح گناہ ہے کہ جو شرک سے متصل ہے اور شرک کی معافی کوئی نہیں لحاظہ کم از کم ان افراد پر بھی یہ گزارشات ناچیز کی طرف سے بھی اتمام حجت کرنے کی ایک ادنیٰ کوشش ثابت ہوگی کہ جو پہلے نہیں جانتا تھا اب جان لے بے شک موت کا فرشتہ آنے تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

# کلام آخر:

جادو کرنا اور کرانا سراسر گمراہی اور کفر ہے دنیائے اسلام کے آج تک جتنے بھی فرقے معرض وجود میں آ چکے ہیں ان میں سے کسی کہ کوئی بھی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں کوئی بھی کم از کم جادو کے حق میں بیان نہیں دے گا۔ سب سے بڑھ کر کلام الٰہی افضل ہے اور اللہ تعالیٰ خود جب قرآن مجید میں فرمارہا ہے کہ یہ کام سراسر کفر ہے تو پھر افسوس ہے ایسے مسلمان پر جو کلمہ لا الہٰ بھی کہتا ہو اور شیطان کی پیروی میں جادو جیسا فعل بھی سرانجام دیتا ہو۔

اب بھی وقت ہے کیونکہ سانس کا تار ٹوٹنے سے پہلے توبہ کی گنجائش اللہ تعالیٰ نے دے رکھی ہے، اگر کوئی سچے دل سے توبہ کرلے اور جادو، ٹونہ ٹوٹکے وغیرہ سے باز آجائے تو رحمت الٰہی بے شک اس کے ساتھ رحمت ہی برتے گی کیونکہ توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے، مگر توبہ کے ساتھ ساتھ معرفت کا ہونا بھی ضروری ہے لوگ جس چیز کیلئے سب سے زیادہ تگ ودو کرتے ہیں وہ ہے جنت اور جنت بغیر حب آل محمدؐ ملنا ناممکن ہے اس سلسلے میں تین روایات پیش کر کے اجازت چاہوں گا کہ

کتاب ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۲۲۱ میں لکھا ہے کہ

۱۔ ابو حمزہ سے روایت ہے کہ بیمار کربلا، مسافر شام حضرت سید سجاد امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: مولاؑ راوی سے عرض کرتے ہیں کونسا خطہ زمین میں سب سے افضل ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اسکا رسولؐ اور فرزند رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا افضل ترین خطہ رکن و مقام کے درمیان کا حصہ ہے اگر کوئی شخص جتنی عمر نوح علیہ السلام کو اپنی قوم میں ملی نوسو پچاس ۹۵۰ سال۔

اس مقام میں دن میں روزے اور رات کو قیام کرتے ہوئے گذار دے پھر اللہ سے ہماری ولایت کے بغیر ملاقات کرے تو اسے یہ چیزیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔

۲۔اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۲ میں لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سوال ہوا کہ مولا حضرت نبی کریمؐ کی اس حدیث پاک کی وضاحت کریں؟ کہ جو شخص اپنے امام کی معرفت کے بغیر مرا جاہلیت کی موت مرا۔ سے کیا مراد ہے؟

امام کی معرفت کی محتاجی سب سے زیادہ اس وقت ہوگی جب اسکی روح اس حد تک پہنچ جائے گی مولاؑ پاک نے اپنے ہاتھ سے سینہ کی طرف اشارہ کیا اور پھر راوی سے فرمایا بیشک تم اچھے امر پر ہو۔

۳۔اہلسنت والجماعت کی مشہور اور معرکتہ آلارء کتاب ینابیع المودۃ مولف علامہ شیخ سلیمان حنفی قندوزی صفحہ ۱۴۱ ے میں رقمطراز ہیں کہ

حافظ جعانی نے حدیث بیان کی کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہم لوگ چلنے والی کشتی ہیں جو بھنوروں میں چلتی ہے۔ جو اس پر سوار ہوگا مامون ہوگا، جو اس کو چھوڑے گا غرق ہو جائے گا۔اور مناقب میں ثابت ثمالی حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور حجت خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے اور نہ ہی اللہ کا اس حجت کے سامنے کوئی راز مخفی ہے۔ ہم لوگ اللہ کے دروازے، ہم صراط مستقیم کے دروازے ہیں، ہم اللہ کے علم کا ظرف ہیں، ہم اللہ کی وحی کے ترجمان ہیں، ہم اسکی توحید کے ارکان ہیں اور اسکے راز کا مقام ہیں۔

قارئین کرام آیں مل کر دعا کریں کہ ہمارے مولا و آقا حضرت صاحب العصر والزمان عج کا ظہور پرنور جلد از جلد ہوتا کہ گمراہی، جہالت، کفر و جادو کے پردے چاک ہوں اور حقیقی نور خدا کی روشنی سے ہم سب نور ہوں اور سب سے بڑی دعا اور سب دعاوں کی دعا حضرات محمدؐ و آل محمد کے پاک گھرانے کا انتقام وارث محمدؐ و آل محمد خود جلد از جلد لیں۔ الہٰی آمین۔

ختم شد

الحمدللہ آج مورخہ ۰۷ مارچ ۲۰۱۷ء بروز منگل مطابق ۰۷ جمادی الثانی بتوفیق امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جادو اور اسکے محرکات کا اختتام اپنے انجام کو پہنچا۔

ماخذ کتب۔

قرآن مجید۔ کتاب امالی شیخ طوسی (اردو ترجمہ)۔ کتاب ثواب الاعمال وعقاب الاعمال (اردو ترجمہ)۔
کتاب تفسیر صافی۔ کتاب تفسیر انوار النجف۔ کتاب تفسیر امام حسن عسکریؑ (اردو ترجمہ آثار حیدریؑ)۔
کتاب میزان الحکمۃ۔ کتاب عیون اخبار الرضاؑ (اردو ترجمہ)۔ کتاب اصول کافی (ترجمہ الشافی)
کتاب من لایحضر الفقیہ (اردو)۔ کتاب چہل حدیث (بانی انقلاب آقائے خمینیؒ)۔

اہلسنت ماخذ کتب۔ کتاب تفسیر درمنثو (اردو ترجمہ علامہ جلال الدین سیوطی)۔
کتاب تفسیر مظہری (جناب علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی)۔
کتاب ینابیع المودۃ۔ (علامہ شیخ سید سلیمان حنفی قندوزیؒ)